

سونا چاہیے۔ اگر نواز شریف نفاذ شریعت کے لئے اتنے مخلص ہیں تو سب سے پہلے جمعہ کی چھٹی بحال کریں۔ اس کے ساتھ سودی نظام سے ملک کو پاک کریں اور عدالت سے وہ رٹ واپس لیں جو حکومت نے سودی نظام کے خاتمہ کی خلاف ورزی کی ہے اور یہاں پر مشاہد حسین، شیخ رشید اور عابدہ حسین برائڈ اسلام نافذ نہ کریں بلکہ پوری قوم کا یہ مطالبہ ہے کہ پاکستان میں طالبان کے نافذ کردہ قرآن و سنت پر مبنی حقیقی اسلامی قوانین نافذ کریں۔ حکمرانوں کو شریعت مطہرہ میں اپنی مرضی کی تراش خراش نہیں کرنی چاہیے اس کے ساتھ ہی حکومت فوراً قبائلی علاقہ جات میں نفاذ اسلام کو ایک آرڈی نینس کی صورت میں نافذ العمل کرے۔ اس کیلئے انہیں سنٹ اور پارلیمنٹ کی ضرورت نہیں۔ دینی جماعتیں اب نواز شریف کو اس عذر لنگ کا موقع نہیں دیتیگی کہ وہ سینٹ میں شریعت بل کو منظور نہیں کرا سکتے یہ بل اب انہیں ہر طریقے اور ہر حربے سے سینٹ سے منظور کرانا ہوگا چاہے اس کے لئے اسے اقتدار کی قربانی بھی دینی پڑ جائے۔ اگر یہ بل نواز شریف سینٹ سے پاس نہ کرا سکے تو پھر اس منافقت اور فراڈ پر نہ تو پاکستان کے غیور دینی جذبہ سے سرشار عوام نواز شریف کو معاف کرینگے اور نہ ہی خدا کے حضور اسکی معافی قابل قبول ہوگی۔

افغانستان پر ایران، روس، امریکہ کی متوقع جارحیت

پاکستان، افغانستان کے پڑوسی ملک ایران نے افغانستان کی سرحدات کے ساتھ دولاکھ اسی ہزار افواج جمع کر دی ہیں اور جنگی مشقوں کی آڑ میں تحریک طالبان پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ ان مشقوں اور جارحیت کے ذریعہ ایران کئی امور پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے۔ (۱) طالبان کی بڑھتی ہوئی طاقت اور عظمت کو کم کرنا (۲) طالبان کی بڑھتی ہوئی کامیابیوں اور فتوحات کو روکنا (۳) طالبان کے مخالفین قوتوں کو اندرون ملک سنبھالنا دینا اور ان کو طالبان کے خلاف بغاوت پر اکسانا (۴) افغانستان میں رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ایرانی فوجی اور اسلحہ سے لوگوں کی توجہ ہٹانا (۵) پاکستان کو عالمی اور سیاسی سطح پر بدنام کرنا۔ اس کے علاوہ اور کئی عوامل ہیں جن کی بنا پر ایران افغانستان کی خلاف ننگی جارحیت کرنے پر تلا ہوا ہے۔ ایران کے حالیہ جارحانہ کردار سے اس کے اسلامی انقلاب کا چہرہ اور برہم سب کے سامنے آشکارا ہو گیا ہے۔ صرف ذاتی مفادات اور مسلکی تعصب کی بناء پر اپنے دو پڑوسی ممالک کے ساتھ جنگ پر آمادہ ہونا بلکہ بغض طالبان میں امریکہ جیسے ایران شیطان بزرگ کہتا ہے اور برطانیہ اور شاطن رسول سلمان رشدی کے ساتھ بھی ہاتھ ملاتا ہے۔ ان اقدامات کے بعد

ایران اور اس کا انقلاب پوری طرح عیاں ہو گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے نمائندے طرز ابرہمی دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات کر رہے ہیں۔ اور جلتی آگ پر پانی ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ادھر کرغستان میں ایرانی اسلحہ سے بھری ہوئی ٹرین جو کہ افغانستان میں طالبان مخالفین کو امداد کے نام پر بھیجی جا رہی تھی ایک مقامی ریلوے اسٹیشن پر پکڑی گئی ہے۔ دنیا بھر کو ایک بار پھر ایرانی جارحیت کا واضح ثبوت مل گیا ہے لیکن اقوام متحدہ اور یہاں پاکستان میں جماعت اسلامی کے کرتا دھرتا سارا نزلہ طالبان پر گرا رہے ہیں۔ ان کو ابھی تک ظالم و مظلوم میں تمیز اور فرق محسوس نہیں ہوتا۔ حکمتیار کے غم میں اب تک یہ لوگ نڈھال ہو رہے ہیں۔ اسی ربانی اور حکمتیار اور مسعود کے ہاتھوں امت مسلمہ اور افغانستان جگہ ہنسائی کا ذریعہ بنے اور اب بھی یہ گندے انڈے ایران کی گھود میں جمع ہیں اور انڈیا کے ساتھ ملکر پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔

اس کے ساتھ ہی روس کی پندرہ سو کمانڈوز آرمی نو سال کے بعد دوبارہ افغانستان میں طالبان مخالفین کے علاقوں میں فضائی راستوں سے اتر چکی ہے۔ اور یوں ایک بار پھر روس کو افغانستان میں مداخلت کا موقع سابقہ افغان قیادت اور ایران نے فراہم کر دیا ہے۔ روس نے ترکمانستان ازبکستان کے ساتھ طالبان کے خلاف دفاعی معاہدہ بھی کر لیا ہے۔ موجودہ صورتحال میں روس اور ایران کے عزائم میں کوئی فرق نہیں۔ گزشتہ ماہ ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر نے روسی افواج اور حکومت سے طالبان کے خلاف اپنی فوج کشی میں تعاون طلب کیا ہے۔ روسی افواج کی افغانستان میں دوبارہ آمد اسی دعوت کا نتیجہ ہے۔ عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان کے لئے روسی افواج کی دوبارہ افغانستان میں آمد ایک بہت بڑا المیہ ہے اور اس سے سب کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ اگر فوری طور پر تحریک طالبان اور افغانستان کی حکومت کی مدد اور اسے تسلیم نہیں کیا گیا تو اس کا خمیازہ صدیوں تک عالم اسلام کو بھگتنا پڑے گا۔

اس کے ساتھ ہی امریکی سینٹ میں نائب وزیر خارجہ انڈرفرٹھ نے اسامہ بن لادن اور افغانستان پر دوبارہ حملہ کا سنگنل دے دیا ہے۔ اس سے پہلے امریکہ کی یہودن وزیر خارجہ مسز البرائٹ اور وزیر دفاع نے بھی متعدد بار نئے حملوں کا پروگرام بنایا ہے۔ دنیا کی تمام بڑی طاقتیں سٹوڈنٹس (طالبان) کی نوزائیدہ حکومت کو پھلنے کیلئے بے تاب ہیں اور ان کے ساری خارجہ پالیسیاں اور فوجی قوت تحریک طالبان کے خلاف صرف ہو رہی ہے۔ ان کا جرم صرف خدا کی زمین پر خدا کا نظام جاری رکھنا قرار دیا جا رہا ہے اور اس لئے کہ یہ غازی و صحرائی پر اسرار بندے غلامی کو قبول نہیں کرتے بلکہ